میں بیان کئے گئے ہیں، جناب مالک رام صاحب لائق مبارک باد ہیں کہ تذکرہ نگاری کے ختم ہو جانے سے اردو ادبیات میں جو خلا پیدا ہو گیا تھا وہ اسے "تحریر" کے عام نمبروں اور خصوصاً اس کے خاص نمبروں کے ذریعہ پُر کر رہے ہیں۔

نذرِ سجاد، مرتبہ پروفیسر عبدالقوی دسنوی تقطیع متوسط ضخامت چار سو صفحات، کتابت وطباعت بہتر، قیمت درج نہیں۔ پتہ: شعبۂ اردو سیفیہ کالج، بھوپال۔

بھوپال کا سیفیہ کالج اعلیٰ تعلیم اور علمی و ادبی سرگرمیوں کے باعث مدھیہ پردیش کا ایک مثالی کالج ہے۔ خصوصاً اس کا شعبۂ اردو بڑا متحرک اور فعال ہے، اس کی ادبی سرگرمیوں کی خبریں آئے دن اخبارات میں آتی رہتی ہیں۔ ملا سجاد حسین مرحوم جو ذات کے بوہرہ اور نہایت متمول تھے اس کالج کے بانی تھے۔ ان کو اس کالج سے عشق تھا اور وہ ہر وقت اس کی ترقی کی دھن میں لگے رہتے تھے۔ یہ خاص نمبر مرحوم کی یادگار میں ہی شائع کیا گیا ہے اور شعبۂ اردو کے دوسرے تصنیفی کارناموں کی طرح اس نمبر کی ترتیب و تہذیب اور مضامین کی ادبی قدر و قیمت میں بھی فاضل مرتب کا حسنِ ذوق، خوش سلیقگی اور جذبۂ کارکردگی نمایاں ہے اس میں زیادہ تر مضامین تو ملا صاحب کے حالات و سوانح۔ اخلاق و عادات اور ان کی شخصیت سے متعلق تاثرات پر ہیں جو معلومات افزا بھی ہیں اور سبق آموز بھی، علاوہ ازیں دوسرے مقالات جو بھوپال کی بعض نامور شخصیتوں۔ اس کے علمی و ادبی کارناموں اور خود کالج اور اس کے مختلف شعبوں کی تاریخ اور ان کی کارگزاریوں پر ہیں وہ بھی بہت مفید اور لائق مطالعہ ہیں۔ سب سے آخر میں پروفیسر عبدالقوی دسنوی کا مقالہ "خطوطِ غالب"، پر غالبیات کے وسیع ذخیرہ میں خاصہ کی چیز ہے اور اشاریہ کی وجہ سے اور وقیع ہو گیا ہے، لیکن غالباً یہ وہی مضمون ہے جو شعبۂ اردو کی طرف سے غالب پر شائع شدہ کتاب یا خاص نمبر میں پہلے بھی شائع ہو چکا ہے اور ہماری نظر سے گذرا ہے۔ بہرحال اربابِ ذوق اس کے مطالعہ سے محظوظ ہوں گے۔